

پیش آنے والے حالات و واقعات کا تذکرہ مندرجہ ذیل مضامین کے حوالہ سے کیا گیا ہے:

فنا، موت، قیامت، حشر و نشر، حساب و کتاب، میزان، جزا و سزا، جنت، جہنم یہ تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے کہ انسان کو آخرت کا علم حاصل ہو اور وہ آخرت کی بہتری کیلئے اس دنیا میں احکام الہی کے مطابق اعمال صالحہ بجالانے کی طرف راغب ہو۔ مندرجہ بالا امور سے آگاہی حاصل کرنے والا ”مذکر“ کہلاتا ہے جسے ”واعظ“ بھی کہا جاسکتا ہے۔

علوم خمسہ میں سے ہر ایک علم کی بے شمار شاخیں ہیں اور علمائے کرام نے ہر شاخ کو علیحدہ علیحدہ نام سے موسوم کیا ہے، مثلاً: علم التوحید، علم العقائد، علم الفرائض، علم الاوامر، علم النہی، علم القصص، علم الاسمال، علم المیراث، علم الکلام، علم المنطق، علم الصرف، علم الفقہ، علم الارض، علم السموات۔

﴿جمع و تدوین قرآن﴾

جمع و تدوین کے ادوار:

۱۔ پہلا عہد رسالت:

اس سلسلے میں سب سے پہلے حضور ﷺ کا عہد مبارک ہے یہ وہ زمانہ ہے جب قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔ اور جتنا نازل ہوتا تھا آپ اس کی حفاظت کا اہتمام دو طرح سے فرماتے۔

۱۔ کتابت (لکھنا) ۲۔ حفظ (زبانی یاد کرنا)

۱۔ کتابت:

آپ ﷺ کے عہد مبارک میں کتابت وحی کا اس قدر اہتمام تھا کہ جس موقع اور حالت میں قرآن نازل ہوا فوراً اس کو لکھ لیا جاتا۔ اس غرض سے کھجور کے چوڑے چٹوں، پتھروں، اونٹ کے شانے کی ہڈیوں اور چمڑا وغیرہ سے کام لیا جاتا تھا۔ کتابت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ اس دور میں ایک دو کاتبین وحی ہی نہیں بلکہ کئی ایسے افراد کا ذکر ملتا ہے جنہیں کتابت وحی کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعض نے یہ تعداد ۲۶ لکھی ہے، بعض نے ۲۷ لکھی ہے۔ انہی کو کاتبین وحی کہا جاتا ہے۔ ان میں چند صحابہ کرام کے نام یہ ہیں:-

حضرت ابو بکر صدیقؓ	حضرت عمر فاروقؓ	حضرت عثمان بن عفانؓ
حضرت علی بن ابی طالبؓ	حضرت زید بن ثابتؓ	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ
حضرت زبیر بن عوامؓ	حضرت خالد بن سعیدؓ	حضرت حنظلہ بن ربیعؓ
حضرت خالد بن ولیدؓ	حضرت عبداللہ بن رواحہؓ	حضرت مغیرہ بن شعبہؓ
حضرت عمرو بن العاصؓ	حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ	حضرت حذیفہ بن الیمانؓ
حضرت عامر بن لمیرہؓ	حضرت عبداللہ بن ارقمؓ	حضرت ثابت بن قیسؓ
حضرت عبداللہ بن ابی سرحؓ		

نزول قرآن کے وقت ان کاتبین میں جو بھی موجود ہوتا اس کو بلا کر قرآن کا جو حصہ نازل ہوتا اس کو

لکھوا کر بعد ازاں مسجد نبوی کے اندر رکھے ہوئے صندوق میں رکھوا دیتے تھے، مکہ والا بھی محفوظ تھا۔

حفظ (زبانی یاد کرنے سے):

۲۔ آپ ﷺ پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ ﷺ اسے لکھوانے کے ساتھ خود یاد کر لیتے اور اصحاب کرام کو بھی یاد کرا دیا کرتے۔ عربوں کا حافظہ اس وقت اپنی مثال آپ تھا۔ وہ جو بات ایک بار سن لیتے اسے ہمیشہ یاد رکھتے۔ انہیں اپنے شجرہ ہائے نسب ہی نہیں بلکہ جانوروں کے نسب نامے بھی یاد رہتے تھے۔ آپ ﷺ نے قرآن کی حفاظت کیلئے حفظ و کتابت دونوں طریقے اپنائے۔ دوسرا دور (خلافت صدیقی):

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں مسلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمانہ ہوئی جس میں بارہ سو (۱۲۰۰) صحابہ شہید ہوئے۔ جن میں ۷۰۰ قرآن جاننے والے اور ۷۰ حافظ قرآن تھے۔ حضرت عمرؓ نے اصرار سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اس طرح قرآن ضبط تحریر میں لانے کے لئے کہا۔ تاکہ ایک کتاب کی صورت ہو جائے۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے دیگر صحابہ سے مل کر اس کو مکمل کیا۔ یہ صحیفہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس رہا۔ پھر حضرت عمرؓ کے پاس پھر ان کی وفات کے بعد آپ کی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس رہا۔ تیسرا دور (خلافت عثمانی):

حضرت عثمانؓ کو اس لحاظ سے جامع القرآن کہتے ہیں کہ انہوں نے امت کو کتابی صورت میں ایک قرأت پر جمع کیا۔ قریش کی قرأت کو اور کتابت کو نافذ کرایا۔ جس میں قرآن نازل ہوا تھا۔ زیادہ فتوحات کی وجہ سے بعض عجمی قرآن مجید کو اور طرح سے پڑھنے لگے تو حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے حضرت عثمانؓ کو اختلاف قرأت کا بتایا۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت عبدالرحمن بن حارث اور حضرت سعید بن عاص چاروں سے کہا کہ قرآن قریش کی قرأت کے مطابق لکھیں۔ ام المومنین حضرت حفصہؓ سے حضرت ابو بکر والانسؓ منگوایا۔ اس کی نقول کروا کر سب ملکوں میں روانہ کیں اور حکم جاری کر دیا کہ اس کے سوا جو صحیفہ یا نسخہ ملے اس کو جلا دیا جائے اور صرف اس صحیفہ کی نقل کی جائے۔ اس لحاظ سے حضرت عثمانؓ غنیؓ کو پہلی امت کو ایک قرأت پر جمع کیا۔ آج تک لوگ حضرت عثمانؓ کی قرأت پر قائم ہیں۔

چوتھا اور پانچواں دور (اعراب اور رموز و اوقاف کا دور)

چوتھا اور پانچواں دور اعراب اور نقطے وغیرہ کے متعلق ہے۔ حجاج بن یوسف عراق کا گورنر تھا۔ اس نے تو برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔ یہ اس کا بڑا کارنامہ ہے۔ اسی طرح بعض روایات کے مطابق اس نے قرآن مجید کے اعراب اور نقطے وغیرہ لگائے۔ بعض نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کے شاگرد ابو الاسود نے اعراب لگوائے۔ بعض کے نزدیک یہ خدمت ظیل بن احمد نحوی کی ہے۔

قرآن مجید ہر لحاظ سے محفوظ و مامون ہے کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْفِظُ الْقُرْآنَ وَكَلَّمَا لَهٗ لِحَفِظُونَا ۝ (الحجر ۹) (ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم اس کے محافظ ہیں)

حفاظت قرآن:

قرآن کریم سے پہلے جتنی بھی آسمانی کتب نازل ہوئیں وہ اس وقت اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں ہیں۔ قرآن کریم سلسلہ ہائے صحائف و کتب آسمانی میں سب سے آخری کتاب ہے۔ اسے اللہ نے نبی آخر الزمان ﷺ پر نازل فرمایا۔ جس طرح آپ ﷺ سلسلہ نبوت کے آخری نبی ہیں۔ اس طرح آپ کو جو کتاب عطا ہوئی وہ بھی دائمی اور ابدی کتاب ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

”وَإِنلُ مَا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابٍ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ“ (الکہف-۲۷)

(تیری طرف رب کی کتاب سے جو کچھ وحی کیا گیا ہے اس کی تلاوت کر اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں) ۱۴۰۰ سال سے اوپر گزرنے کے باوجود یہ کتاب اپنی اصلی حالت میں اسی طرح محفوظ ہے۔ جیسے دور نبوی میں تھی۔ اس کا ہر لفظ اور ایک ایک نقطہ اور زیر و بر جو کی توں ہے اور گردش ایام کے اثرات سے محفوظ ہے۔ اگرچہ مخالفین نے اس کی تبدیلی و تغیر کی ہر ممکن کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو پائے۔

حفاظت قرآن: اللہ کا وعدہ

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سوائے قرآن مجید کے کسی دوسری کتاب کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی زبان کو بھی زندہ جاوید بنا دیا اور اسکی تعلیمات کو بھی۔ آج بھی دنیا کے تقریباً ۲۰ ممالک میں یہ زبان بولی جاتی ہے۔ وعدہ ربانی ہے: **إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ** (الحجر-۹) (ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں)۔ اللہ نے اس کلام کو آپ ﷺ کے سینے میں محفوظ کرنے اور اسے آپ کو پڑھانے تک کی ذمہ داری خود قبول فرمائی:-

لَا تَحْزَنْ بِهِ لِسَانُكَ لَنَتَعَلَّلَ بِهِ ۖ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۚ (القیامہ-۱۶-۱۷) (آپ اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دیں۔ بے شک اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمے ہے)۔

حفاظت کی دیگر تدابیر:

- ۱۔ طریق نزول: یعنی قرآن مجید کا آہستہ آہستہ اور تدریجاً نازل ہوا۔ وجہ یہ فرمائی: **كَذَٰلِكَ نُنْزِلُكَ فِيہِ فَوْقَ الذِّكْرِ وَرَكِّنَہُ لِقُرْآنٍ اٰیَاتٍ (الفرقان-۳۲)** (تاکہ اس کے ذریعہ تمہارے دل کو مضبوط کریں اور اس کو ہم نے تدریج کے ساتھ اتارا)
 - ۲۔ حفظ و ضبط قرآن: رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اس کو یاد کرتے رہے۔ آج تک امت محمدیہ کے لاکھوں لوگ حفظ کرتے ہیں۔
 - ۳۔ تلاوت قرآن:
 - ۴۔ قرأت فی الصلوٰۃ:
 - ۵۔ اشاعت قرآن:
- دنیا میں سب سے زیادہ اس کتاب کو پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔ نماز کی ہر رکعت میں کم از کم سورۃ الفاتحہ ضرور پڑھی جاتی ہے۔ دنیا کے مختلف زبانوں میں قرآن سب سے زیادہ چھپایا جاتا ہے۔

﴿اہمیت قرآن﴾

اللہ تعالیٰ نے انسان اشرف المخلوقات کو پیدا کر کے نہ صرف ان میں مادی ضروریات کا خیال رکھا اور انہیں پورا کیا۔ بلکہ ان کی روحانی رہنمائی اور ہدایت کا بھی بندوبست کیا۔ انسانوں کی اس رہنمائی کیلئے اللہ نے اپنے برگزیدہ بندے (نبی اور رسول) بھیجے۔ رسولوں پر اللہ تعالیٰ نے کتابیں بھی نازل فرمائیں۔ ان آسمانی کتب میں سے سب سے آخری کتاب قرآن مجید کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی وہ کتاب الہی ہے جو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کیلئے مکمل اور جامع ضابطہ ہدایت و رہنمائی ہے۔ ذیل میں قرآن مجید کے چند فضائل تحریر کیے گئے ہیں:-

۱۔ قرآن مجید شفا اور رحمت ہے:

قرآن کی عظمت اور فضیلت کو سمجھنے کیلئے یہ ایک آیت مبارکہ ہی کافی ہے: يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ

كُم مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ (یونس ۵۷)

(اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک خاص پیغام نصیحت آ گیا ہے۔ اس میں ان تمام بیماریوں کے لئے شفاء اور عافیت کا سامان ہے جو سینوں میں ہوں، اور اس میں ہدایت اور رحمت ہے) اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کلام الہی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے کیونکہ اس میں پیغام نصیحت ہے۔ ظاہر و باطنی امراض کیلئے شفا اور عافیت کا سامان ہے اور ہدایت و رحمت کا خزانہ ہے۔ قرآن اوّل سے آخر تک نصیحت ہے جو لوگوں کو مضر باتوں سے روکتا ہے۔ دل کی بیماریوں کیلئے نسخہ شفاء ہے۔ رضائے الہی کا راستہ بتاتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو دنیا اور آخرت میں رحمت الہیہ کا مستحق ٹھہراتا ہے۔

۲۔ قرآن رفعت کا سبب ہے:

قرآن مجید اپنے عمل کرنے والوں کو عزت و سر بلندی عطا کرتا ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے قرآنی عظمت سے لوگوں کو آگاہ کرانے کیلئے ممبر پر کھڑے ہو کر نبی ﷺ کا فرمان بیان کیا ”ان اللہ یرفع بہذا الکتاب القوام و یضع بہ آخرین“ (صحیح مسلم) (بلاشبہ پروردگار عالم اس کتاب الہی کے ذریعے بہت سی قوموں کو عزت و سر بلندی عطا کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو) جو اس پر عمل نہیں کرتے) ذلیل و خوار کرتا ہے۔

۳۔ قرآن کریم باعث برکت ہے:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”فلما سمعت الملائكة القرآن قالت طوبی لامة ينزل هذا علیها“ (مشکوٰۃ المصابیح) (جب فرشتوں نے اس کلام الہی کو سنا تو کہنے لگے مبارک ہے وہ امت جس پر قرآن نازل کیا جائے گا)

۴۔ قرآن کریم سے گھر منور ہوتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے اس مکان کو جس میں قرآن کریم کی تلاوت نہ کی جائے قبر کے درجہ میں شمار فرمایا

اور جس میں قرآن کی تلاوت کی جائے وہ آباؤ قرار دیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ وہ شخص جس کے سینہ میں قرآن کا کوئی حصہ محفوظ نہیں وہ اجڑے گھر کی طرح ہے۔

۵۔ تعلیم قرآن کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”الفلان یغدو احدکم الی المسجد فیعلم او یقرأ آیتین من کتاب اللہ خیر من نافتین“ (جو مسلمان مسجدوں میں بوقت صبح دو آیتوں کی تعلیم دیتے ہیں یا دو آیتوں کی خود تلاوت کرتے ہیں۔ ان کا ثواب بارگاہ الہی میں دو اونٹنیوں کے صدقہ سے زیادہ ہے) (صحیح مسلم)

قرآن کریم کی یہ خوبی ہے کہ اس پر جتنا غور کیا جائے چشم بصیرت کھلتی چلی جاتی ہے اس کے مطالب خود بخود واضح ہوتے چلے جاتے ہیں۔ قرآن مجید روزانہ پڑھا جائے خواہ تھوڑا پڑھا جائے مگر ترجمہ کے ساتھ پڑھا جائے اور اس کے معنی و مطالب کو ذہن نشین کر لیا جائے تو دل میں سرور اور اطمینان کی روشنی پیدا ہوگی۔

۶۔ بہترین انسان:

قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے والے لوگ رسول اللہ کی نظر میں سب سے بہترین ہیں۔ فرمایا ”خیرکم من تعلم القرآن و علمہ“ (تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے)

۷۔ حافظ قرآن کے والدین کی عزت روز قیامت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حافظ قرآن کے والدین کے سر پر کرامت کا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے بڑھ کر ہوگی۔

﴿اعجاز القرآن﴾

اعجاز کا مفہوم: اعجاز کے مفہوم میں عاجز کر دینا شامل ہے۔ معجزہ عاجز کرنے والا واقعہ یا عمل ہے ایک ایسا کام جس کے کرنے سے انسان عاجز ہو اور اس کا ضعف و کمزوری واضح ہو۔ تمام انبیاء کی تائید و تصدیق کے لئے معجزات کا ظہور ہوا اور حضور اکرم ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے کئی معجزات عطا کیے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن سب سے بڑا معجزہ ہے۔ سابقہ معجزات وقتی اور ہنگامی تھے۔ ان کی تاثیر ایک خاص تاریخی حقیقت تھی۔ بعد میں ان کی حیثیت ایک تاریخی واقعہ کی رہ جاتی ہے لیکن قرآن کی معجزاتی حیثیت قائم و دائم ہے۔ یہ اس وقت بھی معجزہ تھا جب نازل ہوا تھا۔ اب بھی معجزہ ہے اور قیامت تک رہے گا۔

اعجاز قرآن کے لیے چند دلائل مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ قرآن کی اسلوب:

اعجاز کی ایک اہم دلیل قرآن کا اسلوب ہے۔ اس کے الفاظ اس کی تراکیب، اس کے جملے اور اس کی عبارت کا اندرونی ربط وہ اہم خصائص ہیں۔ جن کی بنیاد پر قرآن مجید ایک منفرد کتاب قرار پاتی ہے۔ قرآن

پاک میں فصاحت و بلاغت و نظم و نثر کے تینوں پہلو پائے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کا مقابلہ کرنے سے عرت و عجم کے تمام فصیح و بلیغ ادیب، شاعر اور علماء عاجز و سبے بس رہے۔ بلکہ فرمایا: "قُلْ لِّیْنَ جَمْعَتِ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَیْسَ یَفْعَلُوْا وَ کَانَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ ظَہِیْرًا" (بنی اسرائیل ۸۸) (کہہ دیجئے اگر انسان اور جن (سب کے سب) بھی اس بات پر اتفاق کر لیں کہ اس قرآن ایسا ایک قرآن اور لے آئیں تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں) قرآن کی تاثیر:

قرآن کی فصاحت و بلاغت اور اس کا اسلوب ایسا ہے کہ انسان اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے قبول اسلام کے واقعہ کو ہی لیجئے۔ اس واقعہ کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ طہ کی ابتدائی آیات کی تلاوت تھی جس نے عمرؓ کی تقدیر بدل دی۔ انہوں نے جب اس کی تلاوت سنی تو متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ قرآن کریم کے جلال اور اس کی تاثیر کو بڑی بلیغ مثال کے ساتھ اللہ نے یوں بیان کیا ہے: "لَوْ اَنَّکُمْ اٰتٰتُمُ الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاٰتُمْہُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشِیْعَةِ اللّٰہِ" (الحشر - ۲۱) (اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے اللہ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا)۔

نجاشی کے دربار میں بھی جانی والی قرآنی آیات نے اسے اتنا متاثر کیا کہ مشرکین مکہ کی سفارش ناکام ہو گئی۔ کلام اللہ کی تاثیر آج بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ ایسے بے شمار واقعات ہیں کہ صرف قرآن مجید کی تلاوت نے کئی شخصیتوں کی زندگی کا رنگ بدل دیا۔ کئی لوگ مسلمان ہو گئے۔ یوسف اسلام اور مورس ہو کائے صرف دو مثالیں ہیں۔

۳۔ قرآنی تعلیم:

جس طرح قرآن کا اسلوب، اس کی زبان اور اس کی فصاحت و بلاغت معجزہ ہے۔ اس طرح اس کی تعلیمات اور مضامین بھی معجزہ ہیں۔ اس میں ہدایت و رہنمائی، قصے اور مثالیں، مستقبل کی پیشین گوئیاں سب اس انداز سے سمویئے گئے ہیں کہ اس سے کتاب کی انفرادیت و یکنائی بے مثل ہو گئی ہے۔

۴۔ کتاب مفصل:

قرآن مجید ایک جامع اور مفصل کتاب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَلَقَدْ جِئْنٰہُمْ بِکِتٰبٍ فَضْلٰنًا عَلٰی حِلْمِہُمْ ہٰذَا نُوْمُوْنَ" (اعراف ۵۲) (اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب پہنچادی جس کو ہم نے اپنے علم کامل سے بہت ہی واضح کر کے بیان کر دیا ہے۔ یہ ذریعہ ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں)۔ حفاظ قرآن:

اعجاز القرآن کا ایک پہلو اس کی حفاظت ہے۔ آسمانی کتب میں سے یہ اعزاز صرف قرآن کو حاصل ہے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود نازل کرنے والے نے لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سال سے اوپر زمانہ گزرنے کے باوجود یہ کتاب ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے۔

غلطی اور عیب سے مبرا:

۶۔

یہ بھی حفاظت ہی کا ایک پہلو ہے کہ یہ کلام اللہ ہے۔ اس میں کسی انسانی مداخلت کی گنجائش نہیں۔ یہ بے عیب ہے اور کسی قسم کی غلطی کو اس میں دخل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-
لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝ (حم مجدہ-۴۲)
(اور یہ عالی رتبہ کتاب ہے۔ اس پر جھوٹ نہ آگے سے حملہ آور ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے، دانا اور خوبیوں والے (رب) کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔

﴿مضامین قرآن﴾

قرآن مجید میں انسانوں کی دنیاوی و اخروی کامیابی کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔ مضامین قرآن پوری انسانی زندگی کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ ایک مکمل دستور حیات ہے۔ قرآن میں بیان کئے گئے چند اہم مضامین درج ذیل ہیں:-

- ۱۔ عقائد اسلام
اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور وجود باری تعالیٰ کے دلائل۔
کتابوں، فرشتوں، رسولوں اور قیامت پر ایمان۔
- ۲۔ ارکان اسلام:
نماز، روزہ، زکوٰۃ، جہاد اور حج کا بیان۔
- ۳۔ اہل تقویٰ کا بیان:
مستقیوں کی صفات
- ۴۔ کفار و منافقین کا تذکرہ اور ان کو ہونے والے عذاب کا ذکر۔
- ۵۔ یہود و نصاریٰ کے خصائل و عادت اور ذکر عذاب۔
- ۶۔ حلال و حرام کا تذکرہ
- ۷۔ احکامات و نواہی:
آداب معاشرت (حسن اخلاق، فضائل اخلاق، رذائل اخلاق، اوصاف حمیدہ و اوصاف رذیلہ)
نکاح و طلاق (مہر و عدت)
- ۸۔ فرائض و حقوق:
والدین، اولاد، میاں بیوی کے حقوق و فرائض۔
- ۹۔ احباب رسول ﷺ: آداب نبوت و رسالت۔
- ۱۰۔ تعمیر کردار و سیرت: انفرادی و اجتماعی تعمیر کردار۔
- ۱۱۔ جنت و دوزخ:
جنت کے درجات و دوزخ کے مناظر اور جزا و سزا کا بیان۔
- ۱۲۔ تخلیق آدم و نوح علیہ السلام کا تذکرہ۔
- ۱۳۔ سابقہ انبیاء کرام کی تبلیغی کاوشوں کا ذکر۔
- ۱۴۔ سابقہ اقوام و ملک کے واقعات۔